

21058 - عورت کی عورت سے حرام کاری کی سزا

سوال

مجھے یہ تو علم ہے کہ عورت کا عورت سے فحش کام کرنا حرام ہے لیکن میں اس کی سزا معلوم کرنا چاہتی ہوں اس لیے کہ مجھے ایک بہن نے یہ کہا کہ اس کی سزا زنا کی طرح ہی ہے یعنی شادی شدہ کے لیے رجم اور غیر شادی شدہ کو کوڑے ماریں جائیں گے، لہذا اس کی صحیح سزا کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

عورت کا عورت سے فحش کام کرنے کو السحاق کہتے ہیں جو کہ بلاشک و شبہ حرام کام ہے اور بعض علماء کرام نے تو اسے کبیرہ گناہ میں شمار کیا ہے۔

دیکھیں: الزواجر عن الكبائر کبیرہ نمبر (362)

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ عورت کا عورت سے برا کام کرنے کی کوئی حد نہیں کیونکہ یہ زنا نہیں ہے بلکہ اس میں تعزیر ہوگی اور جس نے بھی یہ غلط کام کیا حکمران اسے ایسی سزا دے گا جو اسے اور اس طرح کی دوسری عورتوں کو اس حرام فعل سے روک دیں۔

اور الموسوعة الفقهية میں بیان کیا گیا ہے کہ:

فقهاء کرام اس پر متفق ہیں کہ عورت کا عورت سے حرام کاری کرنے میں کوئی حد نہیں اس لیے کہ یہ زنا نہیں بلکہ اس پر تعزیر واجب ہے اس لیے کہ یہ معصیت اور نافرمانی ہے۔ اھ

دیکھیں الموسوعة الفقهية (24 / 252)

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اور اگر دو عورتیں ایک دوسرے سے غلط کام کریں تو وہ دونوں زانیہ اور لعنتی ہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب عورت عورت سے غلط کام کرے تو وہ دونوں زانی ہیں)۔

اور ان دنوں پر حد نہیں اس لیے کہ اس میں دخول نہیں (یعنی جماع) تو اس طرح یہ شرمگاہ کے علاوہ مباشرت کے مشابہ ہے اور ان دونوں عورتوں پر تعزیر ہوگی ۔ اھ

اور تحفة المحتاج میں ہے کہ:

عورت کا عورت سے غلط کاری کرنے میں حد نہیں بلکہ انہیں تعزیر لگائی جائے گی۔ اھ دیکھیں: تحفة المحتاج (9 / 105)

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو حدیث بیان کی ہے اس کی بنا پر کسی کو یہ واہمہ ہوسکتا ہے کہ عورت کا عورت سے برائی کرنے کی سزا زنی کی سزا ہی ہے یہ حدیث امام بیہقی رحمہ اللہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مرد مرد سے حرام کاری کرے تو وہ دونوں زانی ہیں اور جب عورت عورت سے حرام کاری کرے تو وہ دونوں زانی ہیں۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ضعیف الجامع (282) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اور امام شوکانی رحمہ اللہ نیل الاوطار میں کہتے ہیں:

اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمن ہے جسے ابوحاتم نے کذاب کہا اور امام بیہقی کہتے ہیں میں اسے نہیں جانتا (لااعرف) اور اس سند کے ساتھ حدیث منکر ہے ۔ انتھی ۔ دیکھیں نیل الاوطار (7 / 287)

اور اگر حدیث صحیح بھی ہو تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ وہ دونوں گناہ میں زانی ہیں نہ کہ حد میں ۔ امام سرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "المبسوط" میں یہی کہا ہے ۔ دیکھیں المبسوط (9 / 78)

جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر بنی آدم کا زنی میں ایک حصہ ہے لہذا آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے، اور ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں ان کا زنا پکڑنا ہے، اور ٹانگیں بھی زنا کرتی ہیں ان کا زنا چلنا ہے، اور منہ بھی زنا کرتا ہے اس کا زنا چومنا اور بوسہ لینا ہے، اور دل اس کی طرف مائل ہوتا اور اس کی تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مسند احمد یہ الفاظ مسند احمد کے ہیں (8321)

والله تعالى اعلم .

دوم:

جو کوئی بھی اس بیماری میں مبتلا ہو جتنی جلدی ہو سکے اسے اس حرام کام سے اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ اور اس بیماری کا علاج کرنا چاہیے، اس بیماری سے علاج کے کئی ایک طریقے ہیں:

– اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور ڈر اور اس کی عبادت اور محبت میں اخلاص اور احسان پیدا کرنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں بلاشبہ وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا
یوسف (24)

اس کے علاج میں یہ بھی ہے کہ: آنکھیں نیچی رکھی جائیں کیونکہ آنکھیں نیچی رکھنا تزکیہ نفس کا سب سے عظیم سبب ہے لہذا جب انسان کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے اچھی لگے تو وہ اس کی طرف دوبارہ نظر نہ اٹھائے۔

اس میں یہ بھی ہے کہ: انسان فوت شدگان کو یاد کرے جو اپنے اعمال میں محبوس ہو چکے ہیں اور اب وہ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کو مٹانے سے قاصر ہیں اور نہ ہی اپنی نیکیوں میں اضافہ کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور اس کے علاج میں یہ بھی شامل ہے کہ نفع مند اعمال میں مشغول رہا جائے۔

اس کے علاج میں شادی بھی شامل ہے جتنی جلدی ممکن ہو سکے شادی کر لینی چاہیے۔

سوم:

اس میں کوئی شک نہیں کہ معاصی اور گناہوں پڑنا اور اللہ تعالیٰ کی حرمت کو توڑنا ان سزاؤں کے اسباب میں سے ایک سبب ہے جو عام اور خاص لوگوں پر نازل ہوتی ہیں اور ان سزاؤں کی دو قسمیں ہیں:

اس کی معصیت اور نافرمانی کی بنا پر قدری سزا اور یہ سزا اسے اس کے دین اور اس کے دل اور بدن کو پہنچتی ہے اسے دنیا میں بھی ملتی ہے اور قبر میں بھی اور آخرت میں بھی ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں اور معاصی کے آثار کی پچاس سے بھی زائد قسمیں ذکر کی ہیں جسے انہوں نے اپنی کتاب (الداء والدواء) میں بالتفصیل بیان کیا ہے ، اور معصیت و نافرمانی کرنے سے صبر کے اسباب میں انہوں نے کتاب (طریق الہجرتین) میں کلام کی ہے:

گناہوں کے آثار اور علامتوں میں چہرہ سیاہ ہونا اور دل اندھیرے میں رہنا اور دل کی تنگی اور غم و پریشان اور قلق اور اضطراب اور دل کی سختی شامل ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے نہ تو اسے اپنا ولی بناتا ہے اور نہ ہی اس کی مدد و نصرت کرتا ہے، اور دل کی بیماری اور مرض جب مستحکم ہو جاتی ہے جو کہ موت ہے اس کا ہونا ضروری ہے اس لیے کہ گناہ اور معاصی دل کو مردہ کر دیتے ہیں۔

اس میں یہ بھی شامل ہے کہ: عزت کے بعد اسے ذلت کی طرف دھکیل دیتا ہے اور اطاعت و فرمانبرداری سے انس و محبت سے ہٹا کر اسے وحشت میں داخل کر دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے سکون و اطمینان ختم کر کے اس سے دور اور دھتکار کر دیتا ہے۔

اور اس میں یہ بھی ہے: غنا کے بعد فقر پیدا ہو جاتا ہے اس لیے کہ اس کے پاس جو سرمایہ ایمان کی شکل میں تھا اس سے اسے غنی و مالداري حاصل تھی لیکن جب اس کا یہ راس المال اور سرمایہ ایمان لٹ گیا تو اسے فقیري اور محتاجي حاصل ہو گئی اس کے پاس کچھ نہ رہا اور یہ سرمایہ اسے اس وقت تک واپس نہیں ملے گا جب تک وہ سچائی اور سنجیدگی کے ساتھ توبہ نہیں کرتا۔

اور اس میں روزي و رزق کا نقصان بھی شامل ہے اس لیے کہ بندہ معاصی اور گناہوں کی بنا پر حاصل ہونے والی روزي سے محروم ہو کر ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

اور اس میں دل پر زنگ چڑھنا اور اس کا آلودہ ہونا بھی شامل ہے، جب بندہ کوئی گناہ اور معصیت کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے اگر تو وہ اس گناہ اور معصیت سے توبہ کر لے تو یہ سیاہی ختم ہو جاتی ہے ورنہ نہیں۔

اور اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اللہ کے بندوں کا گنہگار شخص سے اعراض بھی شامل ہے کیونکہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے اعراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی اس سے اعراض کر لیتے ہیں۔

لہذا اجمالی طور پر معصیت و نافرمانی کے آثار بہت زیادہ ہیں بندہ اس کا احاطہ اور شمار بھی نہیں کر سکتا، اور اطاعت و فرمانبرداری کے آثار اور ثمر بھی اتنے زیادہ ہیں کہ کوئی شخص اپنے علم کے احاطہ میں نہیں لاسکتا، لہذا دنیا اور آخرت کی خیر و بھلائی اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں پوشیدہ ہے، اور دنیا و آخرت کا سارا شر اور برائی اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی میں رکھا ہے۔

واللہ اعلم۔